اقوال حافظ ملت کی عصری معنویت

بزرگان دین کے زبان و قلم سے نکلے ہوئے الفاظ ارشادات عالیہ کا درجہ رکھتے ہیں اور عملی زندگی میں بڑی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ یہ حالات کا دقت نظر سے جائزہ لیتے ہیں اور کارآمد گفتگو کرتے ہیں۔ ان کی گفتگو تجربات کا نچوڑ ہوتی ہے۔ جن سے درس عبرت ملتا ہے۔ فکر کو اچھائی کی طرف راہ ملتی ہے۔ جن سے ذہن و فکر کی بہتر تشکیل ہوتی ہے۔ یہ روح اور دل کو سکون بھی بخشتے ہیں۔

حافظ ملت حضرت شاہ عبد العزیز علیہ الرحمہ محدث مرادآبادی (ولادت ۱۸۹۴ء / وصال ۱۹۷۶ء) بانی الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ، اللہ عزوجل کے ان برگزیدہ بندوں میں سے تھے۔ جن کے دل علوم و حکمت سے روشن تھے۔ زبان ذکر خدا اور سول سے سرشار تھی۔ علم میں یکتائے روزگار تھے۔ عمل کے پیکر تھے۔ اعمال صالحی ان کا شیوہ تھا۔ سنت نبوی ان کی زندگی تھی۔ ان کے سینے میں قوم و ملت کے لیے دھڑکتا ہوا دل تھا۔ ان کی زندگی کی ایک ایک ساعت خدمت دین اور خدمت خلق کے لیے وقف تھی۔ ان خوبیوں کے باوجود حافظ ملت ایک جید عالم، بہترین استاذ اور مشفق مربی تھے۔ بلند پایہ محدث بھی تھے۔ قوم کا درد رکھنے والے باکمال خطیب تھے۔ ملی اور سماجی مسائل حل فرماتے۔ آپ طلبہ اور متعلقین کو برابر نصیحت کرتے رہتے۔ آپ صرف قول کے دھنی نہیں تھے ، بلکہ آپ جو فرماتے اس پر عمل بھی کرتے۔ اسی بنا پر آپ کے اقوال ہر خاص و عام میں مقبول ہیں۔ خاص طور سے تحفظ اوقات کے سلسلے میں آپ کا طرز عمل اور آپ کے اقوال، وقت کی قدر و قیمت کو سمجھنے میں بڑے معاون ہیں۔ چند اقوال پیش کیے جاتے ہیں۔

وقت کی اہمیت: " تضییع اوقات سب سے بڑی محرومی ہے "۔ آدمی وقت کو کام میں نہیں لاتا اور سمجھتا ہے کہ وقت اس کا انتظار کرے گا اور وہ جب چاہے گا اس کا استعمال کرلے گا، حالاں کہ ایسا ہرگز نہیں ہے۔ وقت کی سوئی آگے ہی

بڑھتی جاتی ہے۔زندگی بھی اس کے ساتھ سمٹتی چلی جاتی ہے۔جو اس بات کو اچھی طرح سے محسوس کرتا ہے وہ خوابِ غفلت سے بیدار ہو کر اپنی زندگی کو برباد ہونے سے بچالیتا ہے۔جو نہیں سمجھتا وہ تباہی اور ناکامی کے گڑھے میں جا گرتا ہے۔کیوں کہ وقت گزرنے کے بعد پھر واپس نہیں آتا ہے۔نہ ہی زندگی کے گزرے ہوئے لمحات واپس ملتے ہیں۔

وقت بہت قیمتی چیز ہے،وقت کو ضائع کرنا بہت بڑی بے وقوفی ہے۔وقت کی اہمیت تو ہر صاحب عقل پر واضح ہے۔وقت کسی کا نہیں ہوتا،جس نے اس کا صحیح استعمال کیا وہ کامیاب ہوا۔ ایک مرتبہ مبارکپور میں کسی نے کہا کہ حضرت آپ کچھ آرام فرمائیں بہت کمزور ہو گئے ہیں۔حافظ ملت نے اسی وقت فرمایا حاجیصاحب" زمین کے اوپر کام زمین کے نیچے آرام"زمین کے اوپر آرام کرنے کا وقت نہیں ہے،زمین کے نیچے آرام کرنا ہو گا۔حقیقی آرام تو زمین کے نیچے ہی ہے۔اگر ہم نے زمین کے اوپر کام کیا تبھی زمین کے نیچے آرام ملے گا۔کیوں کہ یہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے ،یہاں جیسا عمل کریں گے ویسی ہی جزا ملے گی۔

دولت کی اہمیت:" دولت خدا کی نعمت ہے،لیکن اس سے بڑی نعمت راہ خدا میں خرچ کرنے کا جذبہ ہے"۔ہم جائزہ لیں تو نتیجہ یہی نکلے گا کہ مال تو بہتوں کے پاس ہوتا ہے،لیکن راہ خدا میں خرچ کرنے کا جذبہ ہر کسی کو نہیں ملتا۔جب کہ اس دنیا میں مال کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔اللہ عزوجل نے قرآن مقدس میں ارشاد فرمایا،"مال اور بیٹے یہ جیتی دنیا کا سنگھار ہے"۔(سورہ کہف ۱۸ / آیت ۱۸،کنزالایمان)

سورہ رحمٰن کی آیت نمبر ۲۵ میں اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے،" زمین پر جتنے ہیں،سب کو فنا ہے"۔(کنزالایمان)

ان دو آیتوں سے پتا چلا کہ دنیاوی مال ومتاع کی کوئی حیثیت نہیں ہے،سب کو فنا ہونا ہے،لیکن اگر کسی نے انہیں راہِ خدا میں خرچ کر کے اللہ کی رضا حاصل کر لی تو وہی کامیاب ہوا۔

"عقل مند وہ ہے جو دوسروں کے تجربے سے فائدہ اٹھائے، خود تجربہ کرنا عمر ضائع کرنا ہے"۔

خود تجربہ کر کے وقت ضائع کرنے کے حافظ ملت بھی مخالف تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ جس معاملہ میں تجربہ ہو چکا ہے، اس میں تجربہ کاروں کے تجربے سے فائدہ اٹھایا جائے اور اپنا وقت بچا کر دوسرے مفید کاموں میں لگایا جائے۔ ایسا کر کے ہم وقت اور اپنی ذہنی صلاحیت سے دوسرے مفید کام کر سکتے ہیں۔

تمباکو سے پرہیز: حضرت حافظ ملت علیہ الرحمہ بیڑی، سگریٹ حقہ اور تمباکو سے ہمیشہ پرہیز کرتے رہے، اگر کسی طالب علم کے بارے میں معلوم ہوتا کہ سگریٹ وغیرہ پیتا ہے تو فرماتے: "لوگ پیسے میں آگ لگاتے ہیں، اور اس کے دھوئیں سے لطف اٹھاتے ہیں۔ میاں! ماں باپ پیسے اس لیے نہیں دیتے کہ فضول کاموں میں خرچ کیے جائیں"۔ (ملفوظات حافظ ملت، ص ١٦)

حافظ ملت کو کہیں نہ کہیں بچوں کے والدین کے تئیں درد تھا، کہ وہ کیسے کیسے محنت اور مزدوری کر کے بچوں کو پڑھاتے ہیں، ان کے لیے پیسہ بھیجتے ہیں۔ پریشانیاں برداشت کرتے ہیں۔ تاکہ بچہ بڑھ لے۔ یہ طالب علموں کے لیے ایک اہم نصیحت ہے، کہ وہ پیسوں کا صحیح استعمال کریں۔ بے جا اخراجات سے بچیں۔

کردار کی بلندی: کردار کی بلندی کے تعلق سے فرمایا کہ ہر اس بات سے یک لخت اجتناب (پرہیز) ہونا چاہیے، جس سے انسان کے دل میں کسی طرح کی اخلاقی و کرداری گراوٹ کا شائبہ بھی گزرے۔

یہ اس حدیث پاک کی ترجمانی ہے جس میں فرمایا گیا ہے۔ "اتقوا مواضع التھم" تہمت کی جگہوں سے بھی پرہیز کرو۔ یہ قول آپ کی احادیث دانی اور باریک بینی پر دلالت کرتا ہے۔

قرآن پڑھنے کا ذوق: ایک مرتبہ حافظ ملت کہیں سے تشریف لا رہے تھے، مبارک پور کے ڈاک خانہ سے گزرتے ہوئے دیکھا کہ لوگ مضطربانہ کھڑے ہوئے ہیں انہیں دیکھ کر آپ نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں کو اپنے خطوط اور اپنے دوستوں کے پیغام پڑھنے کا جتنا شوق ہے، کاش! اتنا ہی ذوق وشوق قرآن پڑھنے میں ہوتا۔(ملفوظات حافظ ملت، ص۱۶)

اتفاق زندگی ہے: "اتفاق زندگی ہے، اختلاف موت"۔ یہ بظاہر ایک چھوٹا سا جملہ ہے، لیکن معنویت کے اعتبار سے بہت وسیع ہے۔ انسان جسم اور روح کا مجموعہ ہے جب کہا جاتا ہے کہ فلاں آدمی مر گیا، تو جسم اور روح میں سے کون سی چیز ہے، جو مر گئی یا فنا ہو گئی۔ کیا روح مر جاتی ہے؟ ہر گز نہیں۔ اہل اسلام میں ہی نہیں بلکہ فلاسفہ کا بھی یہ ماننا ہے کہ روح نہیں مرتی۔ پھر کیا جسم مر جاتا ہے؟ یہ بھی نہیں۔ اسے تو ہم آنکھوں سے دیکھتے اور ہاتھوں سے ٹٹولتے ہیں۔ تمام اعضا اپنی جگہ سلامت ہیں۔ کوئی عضو فنا نہیں ہوا ہے۔ پھر موت کیا ہے؟ میں کہتا ہوں کہ موت جسم اور روح کے اختلاف کا نام ہے۔ جب تک روح اور جسم کا اتصال اور اتفاق تھا۔ آدمی زندہ تھا جب دونوں میں اختلاف اور جدائی ہو گئی کہہ دیا کہ انسان مر گیا۔ معلوم ہوا کہ اتفاق زندگی ہے اور اختلاف موت۔ ایک جسم اور روح کا اختلاف ایک شخص کی موت ہے۔ ایک محلہ، ایک گاؤں، ایک شہر یا ایک ملک کا اختلاف اس محلہ، گاؤں، شہر یا ملک کی موت ہے۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم خاندانی اور معاشرتی زندگی اتحاد واتفاق کے ساتھ گزاریں، اسی میں ہماری قوت اور حفاظت ہے۔ جب ہم زندگی کے ہر موڑ پر اتحاد واتفاق کا مظاہرہ کریں گے تو کوئی بھی ہمیں نقصان نہیں پہنچا سکتا اور اتحاد ہی کے ذریعہ باطل طاقتیں زیر کی جاسکتی ہیں۔

تندرستی: ایک بار حضرت مولانا بدر القادری سے فرمایا کہ اپنی صحت اور جسمانی قوت کا خیال کیجیے دین و دنیا کا ہر کام تندرستی چاہتا ہے، دین کی اچھی خدمت بھی اچھی صحت اور تندرستی پر موقوف ہے، اس لیے صحت اور تندرستی کا اہتمام کرنا چاہیے۔ (ملفوظات حافظ ملت، ص۱۳۶)

آخری ایام میں ایک بار بیماری سے اٹھے اور سفر پر روانہ ہوئے۔ واپسی پر لوگوں نے چہرے پر بشاشت دیکھی تو اس کا ذکر کیا۔ اس پر آپ نے فرمایا: دین کے لیے جب میں سفر کرتا ہوں تو مجھے راحت ملتی ہے۔ ایک مرتبہ ایک شخص نے عرض کیا: حضرت آپ بہت بوڑھے ہو گئے ہیں۔ اس کے جواب میں حافظ ملت نے فرمایا کہ میاں! مومن بوڑھا نہیں ہوتا۔ اس وقت حضرت کی عمر تقریباً اسی برس کی تھی۔ عمر کے اس حصے میں اپنے حوصلوں سے ہمیں یہ درس دے رہے ہیں کہ مومن اللہ کی اطاعت و فرمابرداری کے لیے بوڑھا نہیں ہوتا ہے۔ ہر عمر میں وہ رضائے الٰہی کے کاموں کے لیے تیار رہتا ہے۔ اس پر فتن دور میں حافظ ملت کی زندگی ہمارے لیے درس عبرت اور قابل نمونہ ہے۔

چند اقوال یہاں اجمالاً ذکر کیے جاتے ہیں۔

- اپنی قدر خود پہچانو، دنیا میں باعزت رہو گے۔ جس نے اپنا وقار خود خراب کر لیا، دنیا کی نظر میں بھی ذلیل و خوار ہوا۔
- جب سے لوگوں نے خدا سے ڈرنا چھوڑ دیا ہے، ساری دنیا سے ڈرنے لگے ہیں۔
- جسم کی قوت کے لیے روزش اور روح کی قوت کے لیے تہجد ضروری ہے۔
- قابل قدر وہ نہیں جو عمدہ لباس میں ملبوس ہے اور علم و ادب سے بے بہرہ ہے۔ بلکہ لائق تعظیم وہ ہے جس کا لباس خستہ اور سینہ علم سے معمور ہے۔
- جس سے کام لیا جاتا ہے اسے ناخوش نہیں کیا جاتا۔
- ہوشیار طلبہ وہ ہیں جو اساتذہ سے علم کے ساتھ ساتھ عمل سیکھتے ہیں۔
- بزرگوں کی مجلس سے بلاوجہ اٹھنا خلاف ادب ہے۔
- کام کے آدمی بنو، کام ہی آدمی کو معزز بناتا ہے۔

- ایسی جگہ نہیں بیٹھنا چاہیے جہاں سے اٹھنا پڑے۔
- احساس ذمہ داری سب سے قیمتی سرمایہ ہے۔
- آرام طلبی زندگی کی بربادی ہے۔
- توکل ہی تو کل ہے۔
- دوسروں کی خوبیاں دیکھنی چاہئیں اور اپنی خامیاں۔
- آدمی کو کام کرنا چاہیے، شہرت اور ناموری کی فکر میں نہیں پڑنا چاہیے۔ کام کرو، نام ہو ہی جائے گا۔
- اگر انسان کے اندر دو چیزیں پیدا ہو جائیں تو انسان کیا قدموں کے نیچے کنکریاں بھی اس کا احترام کریں گی۔ ایک اخلاق اور دوسری استقلال۔
- خلاف شرع عمل مسلمان کے لیے کسی طرح جائز نہیں، مسلمان وہی ہے جو اللہ ورسول کا فرمابردار ہو۔
- "کامیاب اشخاص کی تقلید (پیروی) کرنے سے آدمی کامیاب ہوتا ہے۔ میں نے حضرت صدر الشریعۃ (مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ) کی پیروی کی کامیاب ہوا"۔

آپ کو اندازہ ہوا ہوگا کہ بزرگوں کے اقوال میں جتنی گہرائی ہے اور تجربات پوشیدہ ہیں۔ ایسے تجربات حاصل کرنے میں برسہا برس لگیں گے۔ اقوال حافظ ملت میں صدیوں کا فلسفہ مستور ہے۔ ایسے جہاں دیدہ اور روشن ضمیر کے اقوال دل کے نہاں خانے میں ایمان وایقان اور علم ومعارف کی روشنی بکھیرنے کے لیے کافی ہیں اور آپ کے ملفوظات اگر طاق حیات پر سجا لیے جائیں، تو دین ودنیا میں کامیابی ہمارا مقدر ہوگی۔

محمد عارف رضا نعمانی مصباحی

ریسرچ اسکالر، البرکات اسلامک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ،

علی گڑھ، یوپی

7860561136